ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

امام غزالی کی فقہی بصیرت و مناہج ہائے تفکر: فقہ اسلامی کے اختصاصی مطالعات کے تناظر میں

Imam Ghazali's Jurisprudential Insight and Methods of Thought: In the Context of Specialized Studies in Islamic Jurisprudence

Muhammad Kausar
Lecturer, Department of Islamic studies, The University of Lahore, Pakistan
Abdulrehman Shakir
M Phil, Lahore Leads University
Dr. Barkat Ullah Khan Qureshi
Village Akhundan Kakki post office Kakki, Tehsil Kakki District Bannu kpk

Abstract

This study explores the jurisprudential insight and methods of thought of Imam Ghazali, focusing on his contributions to Islamic jurisprudence. It delves into his unique approach to legal reasoning, ethical considerations, and the principles he employed in his jurisprudential methodology. The research analyzes how Imam Ghazali's work has influenced Islamic legal theory and practice, highlighting the distinct aspects of his thought that set him apart from other scholars. This examination also considers the broader implications of his jurisprudential insights in the context of specialized studies within Islamic jurisprudence.

Keyword: *Imam Ghazali, Jurisprudential Insight, Islamic Jurisprudence, Legal Reasoning, Ethical Considerations*

امام جوینیؒ کے بعد علم مقاصد شریعہ کو جس شخصیت نے موضوع بحث بنایا وہ آپؒ کے شاگرد رشید امام غزالیؒ ہیں۔ فصل ہذا میں امام غزالیؒ کا مختصر تعارف اور منہج مقاصدی بیان کیا جاتا ہے۔

تعارف

آپ کا نام محمد بن محمد الغزالی الطوسی ہے۔ خراسان کے شہر طوس کی طرف نسبت کی وجہ سے طوسی مشہور ہوئے جبکہ الغزالی ز کی شد کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ آپؒ کے سوت کاتنے کے آبائی پیشہ کی طرف نسبت کی وجہ سے شہرت ہے اور اگر ز پر زبر پڑھا جائے تو پھر طوس کے نواحی علاقے غزالہ کی طرف نسبت کی وجہ سے وجہ شہرت ہے۔ مشہور فلسفی، صوفی، مناظر اور فقیہہ تھے۔ عقائد میں اشاعرہ کے مقلد تھے جبکہ فردعات میں امام شافعیؒ کے متبع تھے۔ اکثر ترجمہ نگاروں کے نزدیک آپؒ کی پیدائش 450ھ میں طوس شہر میں ہوئی۔[1]

کنیت و لقب

1 الاعلام للنزرکلی، ج:7، ص:22۔ / وفیات الاعیان، ج:4، ص:218۔ / سیر اعلام النبلاء، ج:19، ص:322۔ / طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:191۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

آپؒ کی کنیت "ابو حامد" تھی جو بیٹے کی طرف نسبت کی وجہ سے پڑی۔ جبکہ احکام شرعیہ کو مدلل انداز میں بیان کرنے اور فرق باطلہ کے رَد کی وجہ سے آپؒ کو "حجۃ الاسلام" کا لقب ملا۔2 جبکہ بعض سوانح نگاروں نے آپؒ کے نام کے ساتھ "محجۃ الدین"، "اعجوبۃ الزمان" اور "زین الدین" کے القاب بھی استعمال کیے ہیں۔3

تحصیل علم:

آپؒ نے ابتدائی تعلیم طوس میں شیخ احمد الراذکانیؒ سے حاصل کی۔ پھر ابو نصر اسماعیلیؒ سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے جرجان گئے، پھر نیشاپور میں امام الحرمین کے درس میں حاضر ہونے لگے۔ انتہائی محبت کی وجہ سے اپنے استاد کے حلقہ درس میں مشہور ہوئے اور اسی زمانے میں اپنی کتاب بھی تحریر کی۔ استاد کی وفات کے بعد بغداد چلے گئے جہاں ان کی ملاقات وزیر نظام الملک سے ہوئی، انہوں نے آپؒ کا کافی اعزاز و اکرام کیا۔ وزیر کی مجلس میں کئی علماء کے ساتھ مناظرے ہوئے اور ہمیشہ آپؒ غالب آتے، اس سے کافی مشہور ہوئے۔ بعد میں وزیر نے آپؒ کو مشہور مدرسے مدرسہ نظامیہ میں مدرس مقرر کر دیا۔ وہاں سے حج کے لیے چلے گئے، پھر شام، مصر اور اسکندریہ کا سفر کیا۔ اسکندریہ میں ایک عرصہ قیام کے بعد واپس طوس آگئے اور وفات تک یہیں قیام فرمایا۔4

شیوخ

آپؒ کے علمی اسفار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں اساتذہ و شیوخ سے علم حاصل کیا۔ تاہم آپؒ کے شیوخ میں شیخ احمد الراذکانیؒ، ابو نصر اسماعیلیؒ، امام الحرمین الجوینیؒ، شیخ نصر مقدسیؒ اور اَبو سہل محمد بن عبد اللہ الحفصیؒ وغیرہ کے نام نمایاں طور پر شامل ہیں، جن سے آپ نے لغت، فقہ و اصول، حدیث، فلسفہ و منطق، تصوف اور علم الکلام کے علوم حاصل کیے۔5

تلامذہ:

امام غزالیؒ سے طلبہ کی ایک کثیر تعداد نے علم حاصل کیا، جن میں محمد بن یحییٰ نیشاپوریؒ، ابو بکر ابن العربیؒ، احمد بن علی بن محمد ابن بُرھانؒ، ابو القاسم عمر بن محمد ابن البزریؒ اور محمد بن سھل بن سعد الانصاریؒ کو بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے۔6

کتب:

آپؒ نے فقہ، اصول فقہ، تفسیر، منطق و فلسفہ، علم العقائد، تصوف و اخلاق اور علم المناظرۃ پر بے شمار کتب تحریر کیں، جن میں سے مشہور کتب درج ذیل ہیں:

i. احیاء علوم الدین

---

2 ایضاً۔
3 طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:191۔ / سیر اعلام النبلاء، ج:19، ص:322۔ / معجم المؤلفین، ج:11، ص:266۔
4 وفیات الاعیان، ج:4، ص:217۔ / معجم المؤلفین، ج:11، ص:266۔
5 طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:195، 196، 198، 200۔
6 سیر اعلام النبلاء، ج:20، ص:158، 198، 312، 352۔ / ایضاً، ج:19، ص:456۔

ii. مقاصد الفلاسفۃ

iii. تھافۃ الفلاسفۃ

iv. الوقف والابتداء

v. البسیط

vi. الوسیط

vii. المنخول من تعلیق الاصول

viii. المنقذ من الضلال

ix. المستصفی من علم الاصول

x. الاقتصاد فی الاعتقاد

xi. شفاء الغلیل

xii. یاقوت التاویل فی تفسیر التنزیل

xiii. أسرار الحج7

وفات

آپؒ مختلف بلاد اسلامیہ کے علمی اسفار کے بعد عمر کے آخری ایام میں اپنے شہر طوس لوٹ گئے، اپنے گھر میں مدرسہ اور خانقاہ بنائی، ختم قرآن، ذکر و اذکار اور درس و تدریس میں زیادہ وقت صرف کرنے لگے۔ یہاں تک کہ پیر 14 جمادی الثانی 505ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔8

آپؒ کے بھائی آپ کی وفات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لما كان يوم الاثنين وقت الصبح توضا أخي ابوحامد وصلى وقال على بالكفن فأخذه وقبله ووضعه على عينيه وقال سمعا وطاعة للدخول على الملك ثم مد رجليه واستقبل القلبة ومات قبل الاسفار۔"9

"جب پیر کے دن صبح کا وقت ہوا تو میرے بھائی ابو حامد نے وضوء کیا اور فجر کی نماز پڑھی، پھر کہا میرے پاس کفن لاؤ پس انہوں نے کفن کو پکڑ کر اس کا بوسہ لیا اور اس کو اپنی آنکھوں پر رکھا اور کہا: میں ہوں تیار بادشاہ کے سامنے پیش ہونے کے لیے، پھر اپنے پاؤں کو پھیلایا، قبلہ رُخ ہوئے اور دن کے روشن ہونے سے پہلے وفات پا گئے۔"

7الاعلام للزرکلی، ج:7، ص:22۔ / طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:255۔

8طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:201۔ / وفیات الأعیان، ج:4، ص:218۔ / الوافی بالوفیات، ج:1، ص:213۔

9طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:201۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

علماء معاصرین کی آراء

آپؒ کے استاد امام الحرمین الجوینیؒ آپ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"الغزالی بحر مغدق" 10

"غزالی علم کا بے بہا سمندر"

آپؒ کے شاگرد محمد بن یحییٰ آپؒ کی تعریف میں فرماتے ہیں:

"الغزالی هوالشافعی الثانی"11

"امام غزالیؒ دوسرے امام شافعیؒ تھے"

آپؒ کے معاصر عبد الغافر بن اسماعیل کہتے ہیں:

"ابو حامد الغزالی حجة الاسلام والمسلمین، امام ائمة الدین، من لم تر العیون مثله لسانا وبیانا ونطقا وخاطر وذکاءً وطبعاً۔12

"ابو حامد غزالی اسلام اور مسلمانوں کی حجت تھے، ائمہ دین کے امام تھے، لسان و بیان میں فصاحت، خاطر و مدارت، فہم و فراست اور طبیعت کے اعتبار سے آنکھوں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔"

علامہ ذہبیؒ نے آپ کے بلند مقام و مرتبہ کی وجہ سے الامام البحر، حجۃ الاسلام، اعجوبۃ الزمان اور زین الدین کے القابات کے ساتھ آپؒ کو موسوم کیا ہے۔13

اسلوب مقاصدی

امام غزالیؒ فکر مقاصدی میں امام جوینیؒ کے خوشہ چین تھے۔ آپؒ نے علم مقاصد شرعیہ پر بنیادی طور پر کوئی کتاب تو تحریر نہیں کی البتہ اُصول پر آپ کی کتب "المستصفی"، "المنخول"، "شفاء الغلیل" اور "احیاء علوم الدین" میں متعدد مقامات پر مصلحت کی تعریف، مصالح کی مختلف اقسام، ضروریات خمسہ اور ان کی ترتیب، مصالح عامہ و خاصہ، تکملات مقاصد خمسہ اور مقاصد کے اثبات کے طرق جیسے موضوعات پر ابحاث ملتی ہیں۔

مصلحت کا مفہوم:

امام غزالیؒ کے نزدیک مصلحت سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ضروریات خمسہ حفاظت دین، حفاظت نفس، حفاظت عقل، حفاظت نسل اور حفاظت مال وغیرہ کو متضمن ہو۔ اور جو چیز ان کلیات خمسہ کی محافظت سے خالی ہو گی وہ مفسدہ کہلائے گی۔

---

10 ایضاً، ص:196۔

11 الطبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:6، ص:202۔

12 ایضاً، ج:6، ص:204۔

13 سیر اعلام النبلاء، ج:19، ص:322۔

چنانچہ مصلحت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نعنی بالمصلة المحافظة علی مقصود الشرع و مقصود الشرع من الخلق خمسة وهو ان یحفظ علیهم دینهم ونفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم، فکل مایتضمن حفظ هذه الاصول الخمسة فهو مصلحة، وکل مایفوت هذه الاصول فهو مفسدة ودفعها مصلحة۔"14

"ہماری مراد مصلحت سے وہ ہے جو شریعت کے مقصود کی حفاظت کرے اور خلق سے شریعت کے مقاصد بنیادی طور پر پانچ ہیں اور وہ یہ کہ ان کے دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے، پس ہر وہ مصلحت جو ان اصول خمسہ کی محافظت کو متضمن ہو تو وہ مصلحت کہلائے گی اور جو ان اصول خمسہ کی محافظت سے خالی ہو وہ مفسدہ کہلائے گی اور اس مفسدہ کو دور کرنا بھی مصلحت ہے۔"

مقاصد و مصالح کی اقسام

علماء مقاصد شریعت نے مختلف اعتبارات سے مقاصد و مصالح کی متعدد اقسام بیان کی ہیں۔ امام غزالیؒ کو اس اعتبار سے اولیت و فوقیت حاصل ہے کہ آپؒ نے سب سے پہلے مصالح و مقاصد کو درج ذیل تین جہات کے اعتبار سے تقسیم کیا۔

1) پہلی تقسیم شارع کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے
2) دوسری قوت و تاثیر کے اعتبار سے
3) تیسری عموم و خصوص کے اعتبار

1) شارع کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے مصالح کی اقسام

شارع کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے امام غزالیؒ مصالح کو درج ذیل تین اقسام میں منقسم کرتے ہیں۔

1) مصالح معتبرہ
2) مصالح ملغاۃ
3) مصالح مرسلہ

چنانچہ مصالح کی درج بالا اقسام کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"المصلحة بالاضافة الی شهادة الشرع ثلاثة اقسام قسم شهد الشرع لاعتبارها وقسم شهد لبطلانها، وقسم لم یشهد الشرع لا لبطلانها ولا لاعتبارها۔"15

---

14 الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی، محقق، محمد عبد السلام عبد الشافعی، دار الکتب العلمیة، الطبعة الاولی، 1993م، ص:174۔
15 المستصفی، ص:173۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"شریعت کے اعتبار اور عدم اعتبار کے لحاظ سے مصالح کی تین اقسام ہیں، ایک قسم مصالح کی وہ ہے جن کا شریعت نے اعتبار کیا ہے، دوسری قسم وہ ہے جن کے باطل ہونے پر شریعت نے گواہی دی ہے اور تیسری قسم وہ ہے جن کا شریعت نے نہ اعتبار کیا ہے اور نہ ہی رَد کیا ہے۔"

i)مصالح معتبرہ

مصالح معتبرہ سے مراد وہ مصالح ہیں جن کی شریعت نے رعایت کی ہے اور ان کے معتبر ہونے پر نص وارد ہوئی ہو۔ امام غزالیؒ اس کی مثال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ومثاله: حكمنا ان كُلّ ما أسكر من مشروب أو مأكول فيحرم قياسا على الخمر، لانها حرمت لحفظ العقل الذى هو مناط التكليف فتحريم الشرع الخمر دليل على ملاحظة هذه المصلحة۔"16

"اور اس کی مثال ہمارا حکم لگانا کہ ہر نشہ آور مشروب وماکول حرام ہے شراب پر قیاس کرتے ہوئے، کیونکہ شراب کو حرام کیا گیا ہے حفاظت عقل کی مصلحت کی وجہ سے جو کہ تکلیف کی علت ہے، پس شریعت کا شراب کو حرام کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں حفاظت عقل کی مصلحت کو ملحوظ خاطر رکھا گیا۔"

ii)مصالح ملغاۃ

مصالح ملغاۃ سے مراد وہ مصالح ہیں کہ جن کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا بلکہ ان کے باطل ورَد میں شریعت نے گواہی دی ہے۔ امام غزالیؒ اس کی مثال یہ پیش کرتے ہیں:

"مثاله قول بعض العلماء لبعض الملوک لما جامع فى نهار رمضان: ان عليک صوم شهرين متابعين فلما انكر عليه حيث لم يأمر باعتاق رقبة مع اتساع ماله قال: لو امرته بذلک لسهل عليه واستحقر اعتاق رقبة فى جنب قضاء شهوته، فكانت المصلحة فى ايجاب الصوم لينزجر به، فهذا قول باطل و مخالف لنص الكتاب بالمصلحة وفتح هذا الباب يُؤدى الى تغيير جميع حدود الشرائع ونصوصها بسبب تغير الاحوال۔"17

"اس کی مثال بعض علماء کا قول بعض سلاطین کے لیے جنھوں نے رمضان میں دن کے وقت جماع کیا کہ تم پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں، پھر جب اس قول پر انکار ہوا کہ انہوں نے مالی وسعت کے باوجود ان کو غلام آزاد کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا تو جواباً کہا گیا کہ اگر میں اس کو یہ حکم دیتا تو یہ اس پر آسان تھا اور اپنی شہوت کی قضاء کے لیے غلام آزاد کرنا اس کے لیے بہت معمولی تھا، پس رُوزوں کو واجب کرنے میں مصلحت یہ ہے کہ ان کو سزا دی جائے، امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ یہ قول باطل ہے اور کتاب اللہ کی

16 المستصفی، ص:174۔

17 ایضاً۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نص میں وارد ہونے والی مصلحت کے بھی مخالف ہے، اور اس کے ذریعے شریعت کی تمام حدود اور نصوص میں تغیر احوال کے سبب تبدیلی کا دروازہ کھل جائے گا۔"

iii)مصالح مرسلہ

مصالح مرسلہ سے مراد وہ مصالح ہیں جن کے اعتبار وعدم اعتبار پر شریعت کی طرف سے کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو۔ اس کی مثال امام غزالیؒ یہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کا حضرت علیؓ کی رائے کے مطابق اَسّی کوروں پر اتفاق کرنا ہے اور اس مثال کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وهذه هى المصلحة المرسلة التى يجوز اتباع مثلها۔"18

"اور یہ ایسی مصلحت مرسلہ ہے کہ اس کی مثل میں اتباع جائز ہے۔"

2)دوسری تقسیم قوت وتاثیر کے اعتبار سے

امام غزالیؒ قوت وتاثیر اور درجہ ومرتبہ کے لحاظ سے مقاصد شریعت کو درج ذیل تین اقسام میں منقسم کرتے ہیں۔

1) ضروریات
2) حاجیات
3) تحسینیات

چنانچہ مقاصد کی اس تقسیم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان المصلحة باعتبار قوتها فى ذاتها تنقسم الى ماهى فى رتبة الضرورات والى ماهى فى رتبة الحاجات والى مايتعلق بالتحسينات۔"19

"بے شک مصلحت کو قوت وتاثیر کے اعتبار سے ضرورات، حاجات اور تحسینات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔"

1)ضروریات

ضروریات سے مراد وہ مصالح ہیں جن پر انسان کی دینی اور دنیاوی زندگی موقوف ہے۔ جن میں خلل واقع ہونے سے نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی میں فساد برپا ہوتا ہے بلکہ آخرت کی زندگی میں بھی خسارہ لازم آتا ہے اور انسان جزاء وانعام کی بجائے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔ امام غزالیؒ نے ضروری مصالح کی تعریف تو بیان نہیں کی البتہ ضروری مصالح کے ذیل میں مقاصد خمسہ حفاظت دین، حفاظت نفس، حفاظت عقل، حفاظت نسل اور حفاظت مال کی حفاظت کو شریعت کا مطمع نظر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

18شفاء الغلیل، ص:212۔
19المستصفی، ص:174۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"ومقصود الشرع من الخلق خمسة: وهو ان يحفظ عليهم دينهم ونفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم---وهذه الاصول الخمسة حفظها واقع فی رتبه الضرورات، فهی اقوی المراتب فی المصالح۔"20

"خلق سے شریعت کے مقاصد بنیادی طور پر پانچ ہیں اور وہ یہ کہ ان کے دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے، ----اور ان اصول خمسہ کی حفاظت ضرورت کے درجہ میں واقع ہوئی ہے۔ اور یہ (ضرورت) مصالح میں اعلیٰ درجے کا مرتبہ ہے۔"

پھر اصول خمسہ کی امثلہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ومثالة قضاء الشرعِ بقتل الكافر المضل و عقوبة المبتدع الداعى إلى بدعته، فان هذا يفوت على الخلق دينهم، وقضاؤه بإيجاب القصاص اذ به حفظ النفوس، وايجاب حدّ الشرب اذ به حفظ العقول التى هى ملاك التكليف و إيجاب حدّ الزنا اذ به حفظ النسل والأنساب، وإيجاب زجر الغصاب والسراق اذ به يحصل حفظ الاموال۔21

"اور ضروریات خمسہ کی مثالیں: شریعت کا کافر مضل کو قتل کرنے اور ایسے بدعتی جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہو کو سزا دینے کا حکم اس وجہ سے ہے کہ ان سے مخلوق پر ان کا دین زائل ہوتا ہے، اور قصاص کو واجب کرنے کا حکم حفاظت نفس کی وجہ سے ہے، اور حد خمر کو واجب کرنے کا حکم حفاظت عقل کی وجہ سے ہے، جو کہ تمام تکلیف کی مدار ہے، اور حد زنا کو واجب کرنے کا حکم نسل و نسب کی حفاظت کی وجہ سے ہے، اور غاصبوں اور چوروں پر سزا واجب کرنے کا حکم حفاظت اموال کی وجہ سے ہے۔"

امام غزالیؒ ضروریات خمسہ کی ضرورت واہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"يستحيل ان لاتشتمل عليه ملة من الملل وشريعة من الشرائع التى اريد بها اصلاح الخلق، ولذلک لم تختلف الشرائع فی تحريم الكفر والقتل والزنا والسرقة و شرب المسكر"۔22

"محال ہے کہ ملل و شرائع میں سے کوئی بھی ملت جو اصلاح خلق کا ارادہ رکھتی ہے وہ ان مقاصد خمسہ سے خالی ہو، یہی وجہ ہے کہ تمام شریعتوں میں کفر، قتل، زنا، چوری اور نشہ آور مشروب کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔"

20المستصفی، ص:174۔

21ایضاً۔

22المستصفی، ص:174۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مقاصد خمسہ کی ترتیب:

امام غزالیؒ کو اس اعتبار سے اولیت و فوقیت حاصل ہے کہ آپؒ نے مقاصد خمسہ کی جو ترتیب سب سے پہلے قائم کی، بعد میں علماء مقاصد شریعہ نے اسے ترمیم و اضافہ کے ساتھ اختیار کیا۔ آپؒ کے نزدیک کلیات خمسہ کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ سب سے پہلے دین، پھر نفس پھر عقل پھر نسل اور پھر مال ہے۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

"ومقصود الشرع من الخلق خمسة: وهو ان يحفظ عليهم دينهم ونفسهم و عقلهم و نسلهم ومالهم۔"23

"خلق سے شریعت کے مقاصد بنیادی طور پر پانچ ہیں اور وہ یہ کہ ان کے دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے۔"

مقاصد خمسہ میں سے چوتھے مقصد حفاظت نسل کے نام کے بارے میں علماء کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اسے حفاظت نسل کے ساتھ جبکہ بعض حفاظت نسب کے ساتھ اور چند ایک حفاظت فرج کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ امام غزالیؒ نے اپنی کتاب "المستصفی" میں اسے حفظ نسل کے ساتھ تعبیر کیا ہے جبکہ دوسری کتاب "شفاء الغلیل" میں اسے حفظ بضع والفرج24 کے ساتھ موسوم کیا ہے۔

2)حاجیات

حاجیات سے مراد وہ مصالح ہیں جو انسانی زندگی میں سہولت و آسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں۔ کلیات خمسہ کی طرح ان کے بغیر زندگی میں فساد عظیم تو برپا نہیں ہوتا۔ البتہ ان کی رعایت سے زندگی خوشگوار بنتی ہے اور مضرت کا دفعیہ ہوتا ہے۔ مثلاً صغیرہ کے نکاح میں ولی کی شرط لگانا، ضرورت کے درجہ میں تو نہیں البتہ مردم شناسی، داماد کے رشتہ داروں سے میل جول اور تعارف اور زوجین میں کف جیسے حاجیات مصالح کے لیے ضروری ہے۔ چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"الرتبة الثانية مايقع فی رتبة الحاجات من المصالح والمناسبات، كتسليط الولی علی تزويج الصغيرة والصغير، فذلک لاضرورة إليه لكنه محتاج اليه فی اقتناء المصالح۔"25

"مناسبات و مصالح میں سے دوسرا مرتبہ ان کا ہے جو حاجات کے درجہ میں واقع ہوئے ہیں، جیسکہ صغیرہ و صغیر کے نکاح میں ولی کو مسلط کرنا، پس اس کی ضرورت تو نہیں البتہ دیگر مصالح کے حصول کے لیے اس کی طرف احتیاج ضروری ہے۔"

3)تحسینیات

تحسینیات سے مراد وہ مصالح جن کی رعایت پر نہ تو زندگی موقوف ہے اور نہ ان کی عدم رعایت سے حرج اور مشقت کا اندیشہ ہے بلکہ ان کا تعلق اخلاق و عادات اور آداب زندگی سے ہے۔

---

23 ایضاً

24 شفاء الغلیل، ص:160۔

25 المستصفی، ص:175۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"الرتبة الثالثة: مالا يرجع الىٰ ضرورة ولا الى حاجة ولكن يقع موقع التحسين والتزيين والتيسير للمزايا والمزائد ورعاية أحسن المناهج فى العادات والمعاملات مثاله: سلب العبد اهلية الشهادة مع قبول فتواه و روايته۔"26

"مصالح کا تیسرا درجہ جو نہ ضرورت کے خانہ میں آتا ہے اور نہ حاجت میں۔ لیکن اس کا شمار ان امور میں ہوتا ہے، جنہیں تحسین و تزیین، آسانی و اضافہ کے لیے اختیار کیا جاتا ہے اور عادات و معاملات میں جس کی رعایت مستحسن سمجھی جاتی ہے، اس کی مثال غلام سے اس کی شہادت کی اہلیت سلب کرنا، اس کے فتویٰ و روایت کے قبول ہونے کے باوجود۔"

تکملات مصالح

شریعت کے بعض احکام وہ ہیں جنہیں مذکورہ بالا تینوں مدارج ضروری، حاجیاتی اور تحسینی کا تکملہ اور تتمہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

امام غزالیؒ مصالح کی اس تقسیم کے بعد تکملات مصالح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ويتعلق بأذيال كل قسم من الاقسام مايجرى منها مجرى التكملة والتتمة لها۔"27

"اور پھر ان اقسام میں سے ہر قسم کے ذیلی تکملات اور تتمات بھی ہیں۔"

ضروری مصالح کے تکملہ کے طور امام غزالیؒ جو مثالیں بیان کرتے ہیں، ان میں قصاص میں مماثلت کا لحاظ حفظ نفس کے مقصد کا تکملہ ہے، جبکہ شراب کی تھوڑی سی مقدار کی حرمت حفظ عقل کی مصلحت کا تتمہ ہے۔28

امام غزالیؒ صغیرہ کے نکاح میں کفو اور مہر مثلی کی رعایت کو حاجیاتی مصالح کا تکملہ اور تتمہ قرار دیتے ہیں۔29

امام غزالیؒ نے تکملات مصالح تحسینیہ کی مثالیں تو بیان نہیں کیں، البتہ اس میں اخلاق کو اچھا بنانے والی تمام چیزیں شامل ہیں۔ جیسکہ ہر اچھا اور نیک کام دائیں ہاتھ سے جبکہ خبیس کام بائیں ہاتھ سے کرنا، قرآن مجید کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا، نجاست کا ازالہ بائیں ہاتھ سے کرنا، قبلہ رُخ ہو کر نہ تھوکنا اور لباس کو پہنتے وقت دائیں جانب کا خیال کرنا وغیرہ۔

3) تیسری تقسیم وسعت وجامعیت کے اعتبار سے

وسعت وجامعیت کے اعتبار سے شرعی احکام کے مقاصد عمومی و کلی نوعیت کے بھی ہیں اور جزوی و خصوصی نوعیت کے بھی۔ اس انداز سے دیکھا جائے تو مقاصد شریعت کی درج ذیل تین قسمیں بنتی ہیں:

---

26 ایضاً۔

27 المستصفی، ص:174۔

28 المستصفی، ص:174۔ / شفاء الغلیل، ص:164، 165۔

29 المستصفی، ص:175۔ / شفاء الغلیل، ص:167۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

i. مقاصد عامہ

ii. مقاصد خاصہ

iii. مقاصد جزئیہ

امام غزالیؒ اپنی کتاب شفاء الغلیل میں مقاصد و مصالح کی اس تقسیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وتنقسم قسمة اخرى بالاضافة الى مراتبها فى الوضوح والخفاء فمنها ما يتعلق بمصلحة عامة فى حق الخلق كافة، ومنها مايتعلق بمصلحة الاغلب ومنها مايتعلق بمصلحة شخص معين فى واقعة نادرة۔30

"مراتب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضوح و خفاء کے اعتبار سے مصالح کی ایک اور تقسیم کی جاسکتی ہے۔ وہ یہ کہ بعض مقاصد وہ ہیں جو تمام بندوں کے حق میں عمومی مصلحت سے تعلق رکھتے ہیں، اور بعض وہ ہیں جو اغلب کی مصلحت سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو کسی شخص معین کی مصلحت سے تعلق رکھتے ہیں کسی خاص واقعہ میں۔"

مقاصد کو پہچاننے کے طرق

امام غزالیؒ نے مقاصد شرعیہ کی مختلف تقاسیم کے ساتھ ساتھ ان کے پہچاننے کے درج ذیل طریقے بھی بیان کیے ہیں۔

i. نص

ii. اجماع

iii. عقل

iv. تجربہ

چنانچہ نص سے مصالح کے اثبات و پہچان کے بارے میں فرماتے ہیں:

"لو ورد الشرع به لم يكن خارجا عن سنن المصالح۔"31

"اگر کسی مسئلہ میں شریعت کی کوئی نص وارد ہوئی ہے تو وہ مصالح کے طریق سے خالی نہیں۔"

پھر نص اور اجماع کو مصالح کی پہچان کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ومقاصد الشرع تعرف بالكتاب والسنة والاجماع۔"32

"اور مقاصد شرعیہ کو کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع کے ذریعے پہچانا جاسکتا ہے۔"

عقل کو احکام تکلیفیہ کی بنیاد اور مصالح کی پہچان کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

30 شفاء الغلیل، ص:210۔

31 الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، بیروت، دار المعرفۃ، (س۔ن)، ج:2، ص:332۔

32 المستصفیٰ، ص:179۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

"العقول التی بها یحصل التکلیف وبها تدرک مصالح الدنیا۔"33

"اور عقول جن کی بنیاد پر تکلیف کا حصول اور مصالح دُنیا کا ادراک ہوتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"فلا ننکر اشارة العقول الی جهة المصالح والمفاسد، وتحذیرها المهالک وترغیبها فی جلب المنافع والمقاصد۔"34

"پس ہم انکار نہیں کر سکتے کہ عقول مصالح و مفاسد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں، مھالک سے بچاتی ہیں اور منافع و مقاصد کے حصول کی ترغیب دیتی ہیں۔"

امام غزالیؒ عقل کے ساتھ ساتھ تجربہ کو بھی مقاصد و مصالح کی تفہیم کا ذریعہ قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں

"والعقل الغریزی لیس کافیا فی تفهم مصالح الدین والدنیا وانما تفیدها التجربه والممارسة۔"35

"دینی و دنیاوی مصالح کو سمجھنے کے لیے محض عقل کافی نہیں، تجربہ و ممارست بھی ان کی تفہیم کا فائدہ دیتے ہیں۔"

مصالح میں ترجیحات

امام غزالیؒ کے نزدیک مقاصد و مصالح میں تعارض کے وقت اقوی کو ضعیف پر ترجیح حاصل ہو گی۔ اسی طرح کلی مصالح کو جزوی مصالح پر ترجیح حاصل ہو گی۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

"فذلک عند تعارض مصلحتین و مقصودین ترجیح الاقوی۔"36

"پس دو مقاصد و مصالح میں تعارض کے وقت اقوی کو ترجیح حاصل ہو گی۔"

پھر فرماتے ہیں:

"یرجح الکلی علی الجزئی۔"37

"کلی مصالح کو جزوی مصالح پر ترجیح حاصل ہو گی۔"

---

33 احیاء علوم الدین، ج:4، ص:115۔

34 شفاء الغلیل، ص:162۔

35 احیاء علوم الدین، ج:2، ص:241۔

36 المستصفیٰ، ص:179۔

37 ایضاً۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

خلاصہ بحث

الغرض امام غزالیؒ نے امام جوینیؒ کے منہج مقاصدی کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا۔ مصالح کا مفہوم واضح کیا، مقاصد شریعہ کی مختلف جہات کے اعتبار سے تقاسیم بیان کی۔ ضروریات خمسہ کی ایسی ترتیب بیان کی جس کو بعد میں علماء اصولیین نے اختیار کیا، مصالح کے تکملات اور تتمات کو بیان کیا اور مصالح میں ترجیح کے اصول کی بنیاد رکھی۔